جواب نمبر ۲:

تعارف

دورِ جہالیت میں لوگ بہت ہی پسماندہ زندگی گزار رہے تھے۔ کیونکہ لوگوں میں تعلیم و تربیت کا فقدان تھا جسکی وجہ سے ان کے عقل و فہم پر تالے لگے ہوئے تھے۔ اُس وقت میں افراتفری اور نفسا نفسی کا دور تھا۔ دین اسلام سے دوری نے انسانیت کو غفلت میں ڈال رکھا تھا۔ اسلام کی روشنی نے جہاں کو اپنی لافانی روشنی سے نہ صرف منور کیا بلکہ عقائد کی زندگی میں اہمیت کو بھی روشناس کیا۔

ڈاکٹر حمید اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ دین اسلام کے پیش کردہ عقائد انسان کو جہالیت سے لاتعلقی پر آمادہ کرتے ہیں۔

یوم جزا و سزا کا تعلق عقیدہ آخرت سے ہے۔ جو کہ دین اسلام کے بنیادی عقائد میں ایک اہم عقیدہ ہے۔

← اسلام میں یوم جزاء و سزا کا تصور

دین کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ "عقیدہ آخرت" ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر آخرت کی فکر کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"
- القرآن

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

القرآن

المال والبنون زینت الحیوۃ ادنیا والبٰقیت الاحسن الاعمالا
- سورۃ الکہف

ترجمہ: مفہوم
مال و بیٹے تو دنیا کی زندگی میں

تمہارے لیے نعمتیں ہیں جبکہ آخرت میں کام آنے والی چیز نیک اعمال ہیں۔

یعنی اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوم آخرت کے دن کے حساب کتاب کو بہت اہمیت دی ہے۔

← عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

← انفرادی زندگی پر اثرات

1) تقویٰ و پرہیزگاری

عقیدہ آخرت سے انسان میں اللہ کا ڈر اور خوف پیدا ہوتا ہے۔ جس سے انسان برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے

2) صبر و تحمل

انسان کے بندہ اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ انسان کے اندر صبر و تحمل پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے

ساتھ نا انصافی ہو تب بھی وہ اللہ تعالیٰ پر سب معاملات چھوڑتے ہوئے صبر کرتا ہے

ترجمہ: "اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"
- القرآن

قرآنی تعلیمات میں صبر کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔

4. تزکیہ نفس

جب انسان سوچتا ہے کہ اس اس کا ہر عمل جو وہ کر رہا ہے وہ اس کے لیے جوابدہ ہے۔ تو پھر انسان اپنا محاسبہ بھی کرتا ہے۔

← اجتماعی زندگی پر اثرات

1) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

انسان روزِ جزاء پر یقین رکھتے ہوئے دوسروں کو بھی نیک کاموں کی

تلقین کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ برے کاموں سے بچنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔

2- عدل وانصاف

معاشرے میں عدل وانصاف کا بول بالا ہوتا ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے ایک دوسرے کی حق تلفی کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سزا و جزا کے دن کا علم ہوتا ہے۔

3- رشوت وچوری و دیگر رذائل اخلاق سے گریز

جب معاشرے میں دین اسلام کا صحیح معانی میں پرچار ہو تو انسان ہر قسم کے رذائل اخلاق سے پرہیز کرتا ہے اور معاشرہ ترقی کا سفر طے کرتا ہے۔

4- مضبوط ومستحکم معاشرہ

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے ہوتے معاشرے میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ ایک اسلامی ریاست کے قیام

CS CamScanner

کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ دین اسلام
کے واضح کردہ اصولوں کی باقاعدگی
کا خیال کیا جاتے۔ اور ایک مضبوط اور مستحکم
معاشرے کی بنیاد صرف اور صرف اللہ تعالی
کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہی ممکن ہے

نتیجہ

دین اسلام کے اصول نہایت
ہی واضح ہے۔ اللہ تعالی نے قرآنی
تعلیمات کے ذریعے یہ بات واضح کردی
ہے کہ دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا
کچھ بھی نہیں ہے۔ اور کام آنے والی چیز
صرف اور صرف آخرت ہے۔ لہذا تمام
انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ آخرت
یعنی یوم جزا اور سزا کو ذہن میں
رکھتے ہوئے اپنی زندگی بسر کریں۔ تاکہ
انسان گناہ سے بچ سکیں اور اپنے
رب کو راضی کرتے ہوئے حساب کتاب
کے دن سرخرو ہو جائیں۔

جواب نمبر ۴:

تعارف:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق واضح احکامات دیے گئے ہیں.

دین اسلام کے سیاسی اصول تمام تر اہمیت کے حامل ہیں. یہ اصول واضح اور برتر ہیں. غیر جانبدارانہ طور پر اسلام نے معاشی معاشرتی، انفرادی زندگی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ سیاسی اصولوں کا بھی پرچار کیا ہے.

"اسلام نے مذہبی امور کے ساتھ ساتھ فکری و سیاسی حقوق بھی واضح کیے ہیں"

(پروفیسر خورشید احمد، اسلامی نظریات حیات)

یہ ایک مستحکم معاشرے کی بنیاد میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے.

اسلام کے سیاسی اصول

- شفافیت
- حقوق کی فراہمی
- انصاف کی فراہمی
- فلاحی ریاست کا قیام
- بدعنوانی کا خاتمہ
- چوری کی سزا
- دولت کی منصفانہ تقسیم
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر

1) شفافیت

اسلام کے سیاسی نظام میں ریاست کے ہر امور میں شفافیت کا پہلو نمایاں ہے جیسا کہ خلفائے راشدین کے دور میں اس امر کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا تھا

2) حقوق کی فراہمی

اسلامی سیاسی نظام حکمران وقت کو پابند کرتا ہے کہ تمام لوگوں

کو برابری کے حقوق دیے جائیں۔ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے **خطبہ حجۃ الوداع** میں تمام مسلمانوں کو حقوق کی فراہمی یقینی بنانے کی تلقین فرمائی

3- انصاف کی فراہمی

ایک ایک معاشرے میں استحکام اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ وہاں انصاف کی فراہمی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت بھی ہے "عدل"۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اور اللہ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"

4- فلاحی ریاست کا قیام

ایک فلاحی ریاست کا قیام بھی اسلام کے سیاسی نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ عنہ کے دور میں فلاحی ریاست کا تصور کافی نمایاں ہیں۔ جبکہ دنیا میں آج بھی **ریاستِ مدینہ** کو ایک مثالی فلاحی ریاست کے طور پر تصور کیا جاتا ہے۔

5- بد عنوانی کا خاتمہ

کرپشن دنیا کے سیاسی نظاموں میں ایک اہم برائی ہے۔ جس کی اسلامی سیاسی نظام نے نفی کی ہے۔ اسلامی سیاسی نظام میں احتساب کا نظام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپؐ نے مظالم عدالتوں کا قیام مظلوموں کو انصاف دلانے کے لیے عمل میں لایا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں **احتساب عدالتوں** کا قیام کیا **سرکاری ملازمین** کے احتساب کے لیے۔

6- چوری کی سزا

حضرت محمدؐ کے دورِ حکومت میں ایک شخص چوری کا مرتکب ہوا تو آپؐ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کی سزا صادر کی۔ آپؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی اس کی جگہ ہوتی تو اس کی بھی یہی سزا ہوتی۔ اس عمل سے معاشرے میں لوگ جرائم سے پرہیز کرتے ہیں۔

CamScanner

7۔ دولت کی منصفانہ تقسیم

دولت کی منصفانہ تقسیم کسی بھی معاشرے کی خوشحالی کے لیے بہت ضروری ہے
اسلامی سیاسی نظام دولت کی منصفانہ تقسیم کے فروغ کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کا **نظام زکوٰۃ** دولت کی گردش کو یقینی بناتا ہے۔

8۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اسلامی سیاسی نظام امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پرچار کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی **عملِ صالحہ** کا ذکر آیا ہے۔ یعنی نیک کام کرنے کی تلقین فرمائی ہے

نتیجہ

دین اسلام کے تمام تر اصولوں میں نمایاں اصول سیاست سے متعلق ہے اسلام کے سیاسی اصول معاشرے میں گورنس کے نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے درپے ہیں۔ آج کے دور میں بھی ایک خوشگوار اور مستحکم معاشرے کے قیام کے لیے یہ بہت ضروری امر ہے